السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کچھ لوگ بزعم خودشعبدہ بازی کے طبی طریقہ سے علاج کرتے ہیں۔ جب میں ان میں سے کسی کے پاس جاؤں تو وہ مجھے کہتا ہے کہ اپنا اور اپنی والد کا نام لکھو۔ اور پھر کل ہمارے پاس آئو۔ اور پھر جب کوئی ان کے پاس جاتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ تجھے فلاں فلاں مصیبت آئی ہے۔ اور اس کا علاج یہ ہے۔ ان میں سے کوئی یہ بھی کہتا ہے کہ میں کلام اللہ سے علاج کرتا ہوں۔ ایسے لوگوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ ؟اور ان کے پاس جانے کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص علاج میں ایسا طریقہ استعمال کرتا ہے۔ تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ وہ جنوں سے خدمت لیتا اور علم غیب کا دعویٰ کرتا ہے۔ لہذا ایسے شخص کے پا جانا اس سے سوال کرنا اور اس سے علاج کروانا جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح کے لوگوں کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے :

من اتی عرافا فسالہ عن شئی لم تقبل لہ صلواۃ اربعین لیلۃ

(صحیح مسلم کتاب السلام باب تحریم الکھانۃ واتیان الکھان ح :2230۔ واحمد فی المسند4/68۔5/380)

''جس شخص نے کسی نجومی کے پاس جا کر کچھ پوچھا تو اس کی چالیس روز تک نماز قبول نہ ہوگی۔''

اور بھی بہت سی احادیث سے کاہنوں نجومیوں اور جادوگروں کے پاس جانے اور ان سے سوال کرنے اور ان کی تصدیق کرنے کی ممانعت آئی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا :

من اتی کاہنا فصدقہ بما یقول فقد کفر بما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب فی الکھان ح :3904) واخرجہ الترمذی فی الجامع رقم 135 وابن ماجہ فی السنن رقم :639 واحمد فی المسند2/408۔476)

''جو شخص کسی کاہن ونجومی کے پاس کوئی سوال پوچھنے کے لئے جائے اور پھر اس کے جواب کی تصدیق بھی کرے تو اس نے اس شریعت کا انکار کیا جسے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا ہے۔''

جو شخص بھی کنکریاں مارنے یا گھونگھے اور سیپیاں استعمال کرنے یا زمین پر لکیریں کھینچنے یا مریض سے اس کے اس کی ماں یا اس کے رشتہ داروں کے نام پوچھ کر علم غیب کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ سب باتیں دلیل ہیں۔ کہ وہ نجومی اور کاہنوں میں سے ہے۔ جن سے سوال کرنے اور جن کی تصدیق کرنے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی بن باز رحمہ اللہ

جلددوم